روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10
الفضل
The ALFAZL Daily
ٹیلیفون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان
منگل 5 جون 2012ء 14 رجب 1433 ہجری 5 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 130

تمام طبقات سے ہمدردی کرو

اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ احسان کرو اور قریبی رشتہ داروں سے بھی اور یتیموں سے بھی اور مسکین لوگوں سے بھی اور رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور غیر رشتہ دار ہمسایوں سے بھی اور اپنے ہم جلیسوں سے بھی اور مسافروں سے بھی اور ان سے بھی جن کے تمہارے داہنے ہاتھ مالک ہوئے۔ یقیناً اللہ اس کو پسند نہیں کرتا جو متکبر (اور) شیخی بگھارنے والا ہو۔

(النساء:37)

جماعت احمدیہ جرمنی کے 37ویں جلسہ سالانہ کا خطبہ جمعہ سے افتتاح۔ زہد وتقویٰ، ہمدردیٔ خلق اور اخلاق حسنہ کی تلقین

جلسے کا مقصد حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کیلئے بھی اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنا ہے

نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی بہت بڑی عبادت اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا زبردست ذریعہ ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم جون 2012ء بمقام کالسروئے (Karlsruhe) جرمنی کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم جون 2012ء کو کالسروئے (Karlsruhe) جرمنی سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کے اس خطبہ جمعہ سے جماعت احمدیہ جرمنی کے 37ویں جلسہ سالانہ کا افتتاح ہوا۔ پاکستانی وقت کے مطابق شام 5 بجے حضور انور کالسروئے جلسہ گاہ میں تشریف لائے پرچم کشائی کی تقریب کے بعد اجتماعی دعا کروائی اور پھر پنڈال کے اندر تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور انور نے جلسہ سالانہ کے انعقاد کے اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے جہاں عبادتوں کے بجالانے، دعاؤں میں مشغول رہنے، اپنی روحانی حالتوں میں ترقی کرنے، اشاعت دین کا کام کرنے، زہد وتقویٰ اور خشیت الٰہی دل میں پیدا کرنے کی تلقین فرمائی وہاں خدا تعالیٰ کے بندوں کے حقوق ادا کرنے، ان سے ہمدردی اور محبت کے ساتھ پیش آنے، نرم دلی، بھائی چارہ، عاجزی وانکساری اور معاشرتی اخلاق اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف بطور خاص توجہ دلائی۔ فرمایا کہ جلسے کا مقصد حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے بھی پاک تبدیلی پیدا کرنا ہے۔ یہ خطبہ جمعہ حسب معمول مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔

حضور انور نے چوتھی اور نویں شرائط بیعت کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ خلق اللہ کو اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دے گا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے اور نہ کسی اور طرح سے اور یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہے گا اور بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ فرمایا کہ اگر یہ جذبۂ ہمدردی ہر احمدی میں پیدا ہو جائے اور حقوق ادا کرنے کی کوشش کرے تو جماعت کے اندر جھگڑوں اور مسائل کا سامنا نہیں ہوگا۔ فرمایا کہ عہدیداران انصاف اور ہمدردی کے جذبے سے اپنے کام سرانجام دیں کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں پوچھے جائیں گے۔ جماعت کے عہدے دنیاوی مقاصد کیلئے نہیں بلکہ افراد جماعت کی خدمت کرنے کیلئے ہیں۔ پس یہ ہمدردی کا جذبہ ہر عہدیدار میں پیدا ہونا چاہئے اور عہدیداروں کو اپنا کردار بہرحال بلند رکھنا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج دنیا میں جتنا بھی ظلم اور بربریت ہو رہی ہے ان کی بنیاد یہی حسد ہے اور تقویٰ میں کمی ہے۔ ہم خوش نصیب ہیں کہ اس زمانے کے امام کو مان کر اس انتہا پسندی سے بچے ہوئے ہیں۔ فرمایا کہ چھوٹے پیمانے پر ہمارے گھروں اور ماحول میں بھی یہ بیماریاں موجود ہیں کہ بھائیوں میں حسد کی بنیاد پر رنجشیں ہیں۔ افراد جماعت اور عورتوں میں حسد کی بنیاد پر رنجشیں ہیں۔ عہدوں پر جھگڑے اور اختلافات ہوتے ہیں فرمایا کہ اگر ہم میں سے ہر ایک کو اس بات پر یقین ہے کہ جماعت احمدیہ ایک الٰہی جماعت ہے اور یقیناً ہے تو پھر بجائے عہدے کی خواہش رکھنے کے استغفار کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ پھر فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں نصیحت فرمائی ہے کہ ایک دوسرے کے سودے پر سودا نہ کرو۔ بعض دفعہ رشتے طے کرتے وقت ایک جگہ رشتے کی بات چل رہی ہوتی ہے اور اس پر دوسرا رشتہ بھی بھیج دیا جاتا ہے۔ ایسا کرنا کسی طرح بھی درست نہیں۔ پہلے آئے ہوئے رشتے کے بارے میں دعا کر کے فیصلہ کرنا چاہئے اور اگر پھر بھی بہتر معلوم نہ ہو تو پھر کسی دوسرے رشتے کے بارے میں سوچنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں نوع انسان پر شفقت اور اس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے ایک زبردست ذریعہ ہے۔ پھر فرمایا کہ اس کے بندوں پر رحم کرو، مخلوق کی بھلائی کیلئے کوشش کرتے رہو، غریب، حلیم، نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ۔ حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ کے ان دنوں میں احمدی عبادتوں اور ذکر الٰہی کے ذریعے خدا تعالیٰ سے مضبوط تعلق قائم کرنے کے ساتھ ساتھ ہمدردی خلق، رنجشوں کو دور کرنے اور اخلاق کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کی طرف بھی توجہ کریں۔ ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت اور افراد جماعت کو دشمنوں کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور خدا تعالیٰ اس تباہی سے دنیا کو بچالے جس کی طرف یہ بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ حضور انور نے جلسہ کے دنوں میں نماز باجماعت پڑھنے کی تلقین کی اور سیکیورٹی کے حوالے سے بعض امور بیان فرمائے۔ حضور انور نے آخر پر مکرمہ سیدہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ دختر حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب کی وفات پر ان کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

37واں جلسہ سالانہ

جرمنی اختتام پذیر ہوگیا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ جرمنی کا 37واں جلسہ سالانہ مورخہ یکم، 2، 3 جون 2012ء کو انتہائی کامیابی کے ساتھ بخیر وخوبی منعقد ہوا۔ یہ جلسہ سالانہ کالسروئے کے وسیع وعریض علاقے میں انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں 45 ممالک کے 29 ہزار سے زائد احباب و خواتین اور مہمانوں نے شرکت فرمائی۔ اس وسیع جلسہ کے انتظامات جماعت احمدیہ جرمنی نے بحسن وخوبی سرانجام دیئے اور محنت ولگن سے خدمت کی اور جلسہ کو کامیاب بنایا اس جلسہ میں شامل ہونے والے ہزاروں احمدیوں کے ساتھ ساتھ احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے براہ راست پروگراموں کے ذریعہ کل عالم کے احمدی اس میں شامل ہوکر روحانی مائدہ سے فیضیاب ہوئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم جون کو خطبہ جمعہ سے اس جلسہ کا افتتاح فرمایا۔ مورخہ 2 جون کو پاکستانی وقت کے مطابق سہ پہر 3 بجے حضور انور نے مستورات سے پُرمعارف خطاب فرمایا۔ مورخہ 3 جون کو جلسہ کے آخری روز حضور انور نے اختتامی خطاب دلپذیر اور جلالی انداز سے رات 8 بجے ارشاد فرمایا۔ ان خطابات کے علاوہ پہلے دن رات ساڑھے گیارہ بجے حضور انور کے ساتھ طلباء کی ملاقات اور دوسرے دن اسی وقت طالبات کی ملاقات بھی ایم ٹی اے پر دکھائی گئی۔

اسی طرح حضور انور نے دوسرے دن شام سات بجے جرمن مہمانوں سے خطاب فرمایا۔ اس جلسہ کی ایک خاص بات یہ بھی تھی کہ امسال پہلی مرتبہ جلسہ کے دوسرے دن حضور انور نے عالمی بیعت لی۔ جو ایم ٹی اے کے ذریعہ ساری دنیا میں دکھائی گئی اور دنیا بھر کے احمدی اس میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں علماء سلسلہ نے

باقی صفحہ 8 پر

خطبہ جمعہ

ہر جان جو احمدیت کی خاطر، خدا تعالیٰ اور صرف خدا تعالیٰ کا عبد بننے کی خاطر قربان ہو رہی ہوتی ہے وہ اس بات کا اعلان کر رہی ہوتی ہے کہ تمہاری کوششیں اور تمہاری زیادتیاں جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک نہیں سکتیں

گزشتہ دنوں حکومتی اہلکاروں نے ہمارے ایک انتہائی مخلص اور فدائی احمدی کو ایک ماہ کے قریب بغیر کسی قسم کا کیس رجسٹر کئے تھانہ میں رکھا اور پھر کسی نامعلوم جگہ لے جا کر آٹھ دس دن تک شدید تشدد کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں یہ مخلص اور فدائی احمدی جن کا نام عبدالقدوس تھا، صبر واستقامت سے ہر ٹارچر اور اذیت برداشت کرتے ہوئے اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے

اس عزم اور ہمّت کے پیکر نے جان دے دی مگر جھوٹی گواہی نہیں دی

شہید مرحوم اگر اذیت کی وجہ سے دشمن کی من پسند سٹیٹمنٹ دے دیتے جیسا کہ وہ بتاتے رہے ہیں تو اس کے نتائج جماعت کے لئے مجموعی طور پر بھی بہت خطرناک ہو سکتے تھے

اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں کہ تُو نے اپنے آپ کو انتہائی اذیت میں ڈالنا تو گوارا کر لیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا تُو نے اپنی جان دے کر جماعت کو ایک بہت بڑے فتنے سے بچا لیا۔ پس ماسٹر عبدالقدوس ایک عام شہید نہیں ہیں بلکہ شہداء میں بھی ان کا بڑا مقام ہے

خدا تعالیٰ کے ہاں شاید دیر تو ہو اندھیر نہیں ہے اور یقیناً یہ لوگ اپنے عبرتناک انجام کو پہنچیں گے

ہم مظلوم بننے کے ساتھ اگر پہلے سے بڑھ کر تقویٰ، صبر، توکّل، ثباتِ قدم، دعا اور استغفار سے کام لیں گے تو فتح کے نظارے جلد تر دیکھیں گے

ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کی شہادت کے دردناک واقعہ کی لرزہ خیز تفصیلات۔ شہید مرحوم کا ذکر خیر اور نماز جنازہ غائب

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 6/اپریل 2012ء بمطابق 6 شہادت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ کے آغاز میں سورۃ آل عمران کی آیات 171 تا 174 تلاوت کیں اور فرمایا:

ان آیات کا ترجمہ ہے کہ: اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے گئے اُن کو ہرگز مُردے گمان نہ کر بلکہ وہ تو زندہ ہیں اور انہیں ان کے ربّ کے ہاں رزق عطا کیا جا رہا ہے۔ بہت خوش ہیں اس پر جو اللہ نے اپنے فضل سے اُنہیں دیا ہے اور وہ خوشخبریاں پاتے ہیں اپنے پیچھے رہ جانے والوں کے متعلق جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر بھی کوئی خوف نہیں ہوگا اور وہ غمگین نہیں ہوں گے۔ وہ اللہ کی نعمت اور فضل کے متعلق خوشخبریاں پاتے ہیں اور یہ خوشخبریاں بھی پاتے ہیں کہ اللہ مومنوں کا اجر ضائع نہیں کرے گا۔ وہ لوگ جنہوں نے اللہ اور رسول کو لبیک کہا بعد اس کے کہ انہیں زخم پہنچ چکے تھے، اُن میں سے ان لوگوں کے لئے جنہوں نے احسان کیا اور تقویٰ اختیار کیا بہت بڑا اجر ہے۔ یعنی وہ جن سے لوگوں نے کہا کہ تمہارے خلاف لوگ اکٹھے ہو گئے ہیں پس ان سے ڈرو تو اس بات نے ان کو ایمان میں بڑھا دیا۔ اور انہوں نے کہا ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔

پاکستان میں خاص طور پر اور اُن کے اثر کے تحت بعض دوسرے ممالک میں (-) اور حکومت سمجھتے ہیں کہ احمدیوں کے خلاف قانون بنا کر، اُن کو شہری حقوق سے محروم کر کے، اُن کے لئے حقوق انسانی کے ہر قانون کو پس پشت ڈال کر، اُن کو دہشتگردی کا نشانہ بنا کر، احمدیوں کو قتل کرنے کی ہر ایک کو کھلی چھٹی دے کر یہ لوگ احمدیت کو ختم کر دیں گے۔ لیکن یہ ان کی بھول ہے۔ احمدیت خدا تعالیٰ کے ہاتھ کا لگایا ہوا وہ پودا ہے جس کو کوئی انسانی کوشش ختم نہیں کر سکتی۔ جس کے پھلنے پھولنے کی خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی ہے۔ حضرت مسیح موعود کا ایک الہام ہے کہ (-) کہ اے میرے احمد! تجھے بشارت

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

ہو۔تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔مَیں نے اپنے ہاتھ سے تیرا درخت لگایا ہے۔

(تذکرہ صفحہ نمبر315ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ جماعت کو ختم کرنے کی انسانی کوششیں تو بیشک ہیں اور رہیں گی لیکن ان کوششوں سے جماعت احمدیہ ختم نہیں ہوسکتی۔حضرت مسیح موعود کو جب یہ الہام ہوا اُس وقت آپ کے ارد گرد چند ایک لوگ تھے جنہوں نے آپ کی بیعت کا شرف حاصل کیا تھا۔آج اللہ تعالیٰ کے وعدے کو پورا ہوتے ہوئے ہم کس شان سے دیکھ رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ دنیا کے دوصد ممالک تک پھیل چکی ہے۔مخلصین کی ایسی جماعتیں قائم ہوچکی ہیں کہ جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے۔کیا اُس ابتدائی زمانے سے لے کر آج تک کی ترقی، باوجود مخالفین کی تمام تر کوششوں کے جن میں حکومتوں کا بھی کردار ہے، انسانی کوششوں سے ہوسکتی ہے؟ اگر کسی میں عقل ہو اور آنکھوں پر تعصب کی پٹی نہ بندھی ہو تو یہی ایک بات احمدیت کی سچائی کے لئے کافی ہونی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود نے بھی اس بات کو بیان کیا ہے کہ بعض لوگ اُٹھتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے خواب میں بتایا ہے یا ہمیں یہ الہام ہوا ہے کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ بلکہ حضرت مسیح موعود نے غیر مذہب والوں کی مثالیں بھی دی ہیں کہ وہ بھی کہتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ اُن کا مذہب سچا ہے اور (دین حق) نعوذ باللہ جھوٹا ہے۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں لیکن بیشمار ایسے بھی لوگ ہیں جنہوں نے بیعت کی ہے اور وہ اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ ہمیں خدا تعالیٰ نے بتایا ہے، ہماری رہنمائی فرمائی ہے کہ اس شخص کا مسیح موعود ہونے کا دعویٰ سچا ہے۔ بلکہ آج بھی سینکڑوں بیعتیں خوابوں میں رہنمائی کے ذریعے ہو رہی ہیں اور اس زمانے میں ہم اس کے خود گواہ ہیں۔کئی واقعات مَیں پیش کر چکا ہوں۔ بلکہ شاید اس وقت بھی میرے سامنے بعض ایسے لوگ بیٹھے ہوں جن کی اللہ تعالیٰ نے رہنمائی فرمائی۔حضرت مسیح موعود نے وضاحت فرمائی کہ خدا تو کئی نہیں ہوسکتے کہ کسی کو خدا کچھ بتا رہا ہو اور کسی کو کچھ بتا رہا ہو۔مختلف لوگوں کی مختلف رنگ میں رہنمائی کر رہا ہو۔اس کا ایک معیار ہے۔اگر کوئی اُس پر پرکھنا چاہے تو پرکھنا چاہئے اور یہی ایک معیار ہے۔اور پھر فرمایا کہ مَیں بتاتا ہوں کہ وہ معیار کیا ہے؟ اور وہ یہ ہے کہ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فعل کیا کہتا ہے۔خوابیں تو اس نے بھی دیکھ لیں، اس نے بھی دیکھ لیں۔ یہ دیکھو کہ اللہ تعالیٰ کا فعل کیا کہتا ہے۔جب یہ دیکھو گے تو جماعت کی ترقی بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت جماعت احمدیہ کے ساتھ ہے۔آج خلافت کے ہاتھ پر جماعت احمدیہ کا جمع ہونا اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی فعلی شہادت ہے۔بے نفس ہو کر جان، مال، وقت کی قربانی دینا جس کو سب غیر مانتے ہیں، کیا اُن کے لئے یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت نہیں ہے جس نے دلوں کو مضبوط باندھ کر ایک جگہ جمع کر کے ان قربانیوں پر باوجود دنیا کے ظلم سہتے چلے جانے کے آمادہ کیا ہوا ہے۔

پس جماعت کی طاقت اور اس کا پھیلنا اور ترقی کرنا مخالفین کی کوششوں سے نہیں رُک سکتا۔ ہر جان جو احمدیت کی خاطر...... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کی خاطر، خدا تعالیٰ اور صرف خدا تعالیٰ کا عبد بننے کی خاطر قربان ہو رہی ہوتی ہے وہ اس بات کا اعلان کر رہی ہوتی ہے کہ تمہارے مکر اور تمہاری کوششیں اور تمہاری زیادتیاں جماعت احمدیہ کی ترقی کو روک نہیں سکتیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب شہید اور صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت سے جان کی قربانیوں کی ابتدا ہوئی اور حضرت مسیح موعود نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

''شہید مرحوم نے مر کر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونے کی محتاج تھی''۔حضرت مسیح موعود اسی کے ذکر میں پھر آگے فرماتے ہیں کہ ''خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ایسے بھی ہیں (یعنی افراد جماعت میں سے) کہ وہ سچے دل سے ایمان لائے اور سچے دل سے اس طرف کو اختیار کیا اور اس راہ کے لئے ہر ایک دکھ اُٹھانے کے لئے تیار ہیں۔لیکن جو نمونہ اس جوانمرد (یعنی صاحبزادہ صاحب) نے ظاہر کردیا، ابھی تک وہ قوتیں اس جماعت کی مخفی ہیں''۔فرمایا ''خدا سب کو وہ ایمان سکھاوے اور وہ استقامت بخشے جس کا اس شہید مرحوم نے نمونہ پیش کیا''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20صفحہ58-57)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کی اس دعا کو جو آخری فقرے میں ہے، قبولیت عطا فرمائی اور بہت سوں کو وہ استقامت بخشی جس سے انہوں نے اپنی جانوں کے نذرانے وقت آنے پر پیش کئے۔اُن پہلے شہداء کی قربانیوں کے تسلسل کو پاکستان کے احمدیوں نے سب سے زیادہ جاری رکھا اور سینکڑوں میں اپنی قربانیاں پیش کیں۔ ہر (قربان ہونے والے) نے ایمانی حرارت اور استقامت کا مظاہرہ کیا۔ہر شہیدِ احمدیت کا اپنا اپنا ایک رنگ ہے جس کے ساتھ اُس نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کیا، جس میں انڈونیشیا کے شہید بھی شامل ہیں، ہندوستان کے بھی اور دوسرے ممالک کے بھی۔لیکن بعض نمایاں ہو جاتے ہیں۔

1974ء میں جماعت احمدیہ کے خلاف جو فسادات ہوئے تھے، اُن میں تیس پینتیس احمدی (قربان) کئے گئے تھے۔لیکن بعض ایسی حالت میں (قربان) ہوئے کہ اُنہیں اذیت دے دے کر (قربان) کیا گیا۔باپ اور بیٹے کو (قربان) کیا گیا۔باپ کے سامنے بیٹے کو اذیت دی جاتی تھی۔ بیٹے کے سامنے باپ کو اذیت دے کر یہ کہا جاتا تھا کہ احمدیت سے تائب ہوتے ہو یا نہیں؟ اور یہ سب کچھ صرف لوگ نہیں کر رہے تھے بلکہ وہاں کی پولیس بھی سامنے کھڑی یہ تماشا دیکھ رہی ہوتی تھی۔

انڈونیشیا میں سرِ عام پولیس کی نگرانی میں اور ریاستی کارندوں کی نگرانی میں دہشتگردی کا نشانہ بنا کر اور اذیت دے دے کر احمدیوں کو (قربان) کیا گیا لیکن ایمان کی حفاظت کرنے والوں اور استقامت کے پتلوں نے اپنے جسم کے روئیں روئیں پر زخم کھا لیا، ایک ایک انچ پر زخم کھا لیا لیکن ایمان کو ضائع نہیں ہونے دیا۔

پس چاہے پاکستان کا قانون ہو یا انڈونیشیا کا یا کسی بھی اور ملک کا یہ احمدیوں کی زندگیوں کو تو چھین سکتا ہے لیکن اُن کی وفاؤں کو نہیں چھین سکتا۔اب سنا ہے ملائشیا بھی اس قانون کے ذریعے اس صف میں آ رہا ہے بلکہ آ چکا ہے۔انہوں نے بھی ایک نیا قانون بنایا ہے جو ظاہر ہو رہا ہے۔ یہ بھی آزما کر دیکھ لیں لیکن یہ یاد رکھیں کہ جب خدا کی تقدیر اپنا کام شروع کرے گی تو حساب چکانا مشکل ہو جائے گا۔پھر کوئی (-) اور کوئی قانون ان کو بچانے کے لئے آگے نہیں بڑھے گا بلکہ یہ نام نہاد (-) جو رحمۃ للعالمین کے نام کو بدنام کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں، مجرموں کے کٹہرے میں سب سے پہلے کھڑے کئے جائیں گے اور احمدیوں کا ایمان اور صبر اور استقامت ایک شان کے ساتھ چمک رہا ہوگا۔

پس احمدیوں کو اس بات کی فکر نہیں۔ اُنہیں پتہ ہے کہ انجام کار اُنہی کی فتح ہے۔قربانیاں تو قومیں دیتی ہیں، وہ بھی دے رہے ہیں۔لیکن ان قربانیوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول ہے۔ اس لئے یہ قربانیاں جو احمدی دیتے رہے ہیں، اب بھی دے رہے ہیں اور آئندہ بھی دیتے رہیں گے یہ کوئی بلا مقصد اور معمولی قربانیاں نہیں۔ جیسا کہ مَیں نے کہا پاکستان میں سب سے زیادہ ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہو رہی ہیں۔حکومت کے ارباب حل وعقد چاہے کہتے رہیں، لیکن آج بھی ریاستی کارندے اپنے زیرِ سایہ دہشتگردی کر رہے ہیں۔ان کارندوں کی دہشتگردی آج بھی احمدیوں کو ظلم و بربریت کا نشانہ بنا رہی ہے۔

گزشتہ دنوں ربوہ کے پولیس اہلکاروں نے جن میں تھانہ انچارج اور اُس کے اسسٹنٹ شامل تھے اور ایک اطلاع کے مطابق اُس سے بڑے افسر بھی، ہمارے ایک انتہائی مخلص اور فدائی احمدی کو ایک ماہ کے قریب بغیر کسی قسم کا کیس رجسٹر کئے تھانہ میں رکھا اور پھر کسی نامعلوم جگہ لے جا کر آٹھ دس دن تک شدید تشدد کا نشانہ بنایا جس کے نتیجے میں یہ مخلص اور فدائی احمدی جن کا نام عبدالقدوس تھا، صبر و استقامت سے یہ ٹارچر اور اذیت برداشت کرتے ہوئے اپنے خدا کے حضور حاضر ہو گئے۔(۔) انہوں نے تو شہادت کا یہ رتبہ پا لیا۔

اس واقعے کی تفصیل اس طرح پر ہے کہ ربوہ کے محلّہ نصرت آباد کے رہائشی ایک شخص احمد یوسف اسٹام فروش جو عدالت کے باہر سٹیمپ پیپر بیچنے والے تھے، اُن کو چار پانچ اکتوبر کی درمیانی رات کو کسی نے قتل کر دیا اور پولیس نے پھر مقتول کے بیٹے کے کہنے پر، اُس کے ایماء پر مختلف احباب کو مختلف اوقات میں شک کی بنا پر گرفتار کر کے شامل تفتیش رکھا اور بعد میں ان تمام احباب کو جن کو پکڑا گیا تھا بے گناہ کر کے چھوڑ دیا گیا۔اسی سلسلے میں مقتول کا بیٹا جو مدعی تھا، اُس کی طرف سے ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید کا نام بھی لیا گیا جس پر پولیس نے اُنہیں بھی تھانہ بلا لیا۔ یہ محلّہ نصرت آباد کے صدر جماعت تھے۔اس کے بعد مدّعی نے ماسٹر عبدالقدوس صاحب جیسا کہ مَیں

نے کہا صدر محلّہ تھے، اُن کو بغیر کسی وجہ کے اس کیس میں نامزد کر دیا۔ پھر ڈی پی او کو تحریری درخواست دی۔ پولیس نے ماسٹر صاحب کو 10 ؍فروری کو مغرب کی نماز کے وقت (بیت) میں آ کے گرفتار کرلیا۔ پکڑ کے تو لے گئی لیکن باقاعدہ جو پرچہ کاٹا جاتا ہے، گرفتاری ڈالی جاتی ہے، وہ نہیں ڈالی۔ رابطہ کرنے پر پولیس والوں نے یہی کہا اور مسلسل یہی کہتے رہے کہ ہم جانتے ہیں یہ بھی بے گناہ ہے۔ بڑے افسران سب یہی کہتے رہے کہ جلد ہی معاملہ کلیئر (clear) ہو جائے گا۔ بعض مجبوریاں ہیں، یہ ہے وہ ہے، اس لئے ہم نے پکڑا ہوا ہے۔ اسی دوران 17 ؍مارچ کو ماسٹر عبدالقدوس صاحب کو پولیس نے تھانہ ربوہ سے کسی نامعلوم جگہ پر منتقل کر دیا۔ ان کو غائب کرنے کے کوئی دس دن کے بعد 26 ؍مارچ کو پولیس اُنہیں تھانہ میں واپس لے آئی اور ماسٹر صاحب کے ایک دوست کو فون کر کے کہا کہ اپنا بندہ آ کے لے جاؤ۔ اپنے آدمی کو لے جاؤ۔ جس پر وہ دوست وہاں گئے تو ماسٹر صاحب نے کہا کہ مجھے یہاں سے لے جائیں۔ جس پر پولیس نے اُس دوست سے ایک سادہ کاغذ پر دستخط بھی لے لئے کہ یہ مَیں واپس لے کر جا رہا ہوں اور ماسٹر صاحب کو اُن کے حوالے کر دیا۔ کیونکہ ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی حالت ٹھیک نہیں تھی اس لئے وہ دوست اُنہیں فوری طور پر وہاں سے ہسپتال لے گئے جہاں جا کے پھر پتہ لگا کہ پولیس نے غائب کرنے کے ابتدائی دو تین دن میں ماسٹر صاحب پر بہت زیادہ تشدد کیا جس کی وجہ سے اُن کی حالت خراب ہو گئی۔ اُنہیں پاخانے میں بھی خون آتا رہا، خون کی اُلٹیاں بھی آتی رہیں، اسی طرح ان کے گردوں پر بھی کافی اثر ہوا۔ ویسے ہوش میں تھے لیکن اندرونی طور پر انتہائی شدید چوٹیں لگی تھیں۔ ماسٹر صاحب نے ملاقات کے دوران بتایا کہ 17 ؍مارچ کو رات کے اندھیرے میں اُنہیں کچھ پولیس اہلکار تھانہ ربوہ سے پانچ چھ گھنٹے کی ڈرائیو کے فاصلے پر ایک نامعلوم مقام پر لے گئے اور انتہائی تشدّد کیا۔ کچی سڑکیں ہیں، تھوڑا فاصلہ بھی ہو تو وہاں وقت زیادہ لگتا ہے۔ بالکل ویران جگہ تھی۔ پولیس والے اُنہیں مار مار کے یہ کہتے رہے کہ کسی عہدیدار کا نام بتاؤ جو اس قتل میں ملوث ہے۔ تم بھی عہدیدار ہو۔ نام بتا دو تو تمہیں چھوڑ دیں گے، اُس کو پکڑ لیں گے۔ اور ایک کاغذ پر دستخط کروانے کی کوشش کرتے رہے۔ ان عہدیداروں میں بعض ناظران کے نام بھی انہوں نے لئے، اَوروں کے نام بھی۔ جس پر ماسٹر صاحب نے دستخط نہیں کئے۔ یہ جب مارتے تھے اور جب تشدد کرتے تھے تو پولیس والوں کا کہنا تھا کہ پہلی بار کوئی جماعتی عہدیدار ہاتھ لگا ہے۔ پہلے تو یہ چھوٹ جایا کرتے تھے۔ اور پھر تشدد شروع کر دیتے تھے۔ اس دوران میں تشدد کرتے ہوئے یہ اہلکار جو ہیں حضرت مسیح موعود اور خلفاء کے نام لے کر جماعت کے خلاف بھی شدید بدزبانی کرتے رہے۔ تشدد کے نتیجے میں ماسٹر عبدالقدوس صاحب کی حالت بہت خراب ہو گئی۔ اور جیسا کہ مَیں نے بتایا خون کی الٹیاں آتی رہیں۔ جس پر پولیس والوں نے تشدد روک دیا۔ اُنہیں کچھ دوائیاں وغیرہ دیں۔ جب ان کی حالت قدرے بہتر ہوئی تو پولیس اُنہیں پھر تھانہ واپس لے آئی اور اُس کے دوست کے حوالے کر دیا۔ ماسٹر عبدالقدوس صاحب کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کر کے آئی سی یو (ICU) میں رکھا گیا۔ مسلسل خون کی بوتلیں لگائی گئیں تو ان کی الٹیاں رک گئی تھیں۔ لیکن شہادت سے ایک روز قبل 29 مارچ کو ایک دو روز کے وقفے کے بعد دوبارہ خون کی الٹیاں آئیں اور ان کی حالت دوبارہ زیادہ بگڑ گئی۔ پھیپھڑے بھی متاثر ہو گئے جس کی وجہ سے 30 ؍مارچ کو گزشتہ جمعہ کو بے ہوش ہو گئے اور اُسی حالت میں اُن کی وفات ہو گئی۔ (۔) وفات سے پہلے طاہر ہارٹ میں بھی ان کو شفٹ کیا گیا تھا۔ ڈائیلیسز (Dialisis) کا بھی پروگرام تھا۔ تیاری ہو رہی تھی لیکن پولیس کا جو تشدد تھا، اُس کی اندرونی چوٹوں کی وجہ سے بہرحال یہ جانبر نہ ہو سکے اور شہادت کا رُتبہ پایا۔

اس کی مزید تفصیل ان کے برادرِ نسبتی نے لکھی ہے جو انہوں نے ان کو بتایا۔ یہ اِن کے پاس ہسپتال میں رہتے رہے تھے کہ 17 ؍مارچ کو ربوہ کے پاس، چنیوٹ سے آگے جا کے وہاں ایک جگہ ہے جھنگڑ گلوتراں، یہ اُن کو وہاں لے گئے اور شدید ظالمانہ تشدد کیا۔ (لکھتے ہیں کہ ساری باتیں جو مَیں بتا رہا ہوں بڑے وثوق سے بتا رہا ہوں مجھے انہوں نے خود بتائی ہیں۔) امجد باجوہ صاحب کے ساتھ پیدل چل کے یہ پولیس تھانہ سے باہر آئے۔ اس کے بعد ہم ان کو ہسپتال لے گئے تو وہاں رستے میں انہوں نے کہا کہ مجھ پر بہت تشدد ہوا ہے۔ بڑا خوفناک تشدد تھا۔ اور یہ بھی بتایا کہ تھانیدار اور جو تفتیشی افسر تھا وہ اس تشدد میں شامل تھے۔ چنیوٹ سے پنڈی بھٹیاں روڈ پر لے گئے۔ وہاں سے پھر ہرسہ شیخاں سے آگے دریا کی طرف لے گئے۔ دریا کے اندر سے ہی کوئی راستہ نکلتا تھا، جس طرح کہ مَیں نے بتایا جھنگڑ گلوتراں، وہاں لے گئے اور وہاں لے جا کے جو پولیس چوکی تھی وہاں مجھے حوالات میں بند کر دیا اور اُس کے بعد وہاں سے کچھ دیر بعد جب میں باہر آیا تو کرسیوں پر دائرہ کی صورت میں ربوہ کا تھانیدار، تفتیشی افسر، وہاں کا لوکل تھانیدار اور جو ڈی ایس پی تھے وہ بھی کرسیوں میں بیٹھے ہوئے دائرے کی شکل میں موجود تھے، اور اُن کے ہاتھ میں ایک کاغذ تھا کہ یہ تمہارا بیان ہے اس پر دستخط کر دو۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ ربوہ کی مرکزی انجمن اور صدر عمومی وغیرہ کے خلاف بیان تھا، تو انہوں نے کہا کہ یہ غلط بیانی ہے مَیں کیوں کروں۔ اُس میں یہ بیان تھا کہ جو قتل ہوا ہے اُس میں یہ یہ لوگ ملوث ہیں اور انہوں نے یہ کروایا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم یہ دستخط کر دو تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔ کہتے ہیں مَیں نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا کہ یہ میرا بیان ہی نہیں ہے اور ایسا ہوا بھی نہیں ہے۔ مَیں کس طرح دستخط کر سکتا ہوں؟ تو پھر انہوں نے مجھے دھمکیاں دیں کہ خود دستخط کر دو تو بچ جاؤ گے، ورنہ ہم تو تم سے اُگلوا لیں گے۔ ماسٹر صاحب بیان کرتے ہیں کہ میرے دو دفعہ انکار کے بعد ساتھ کھڑے ہوئے دو ہٹّے کٹّے لوگوں نے مجھے گرا لیا اور مارنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد مسلسل مجھ پر تشدد کرتے رہے اور اپنا مطالبہ دہراتے رہے۔ اور تشدد کے مختلف طریقے تھے۔ یہ بعض لفظ انہوں نے لکھے ہوئے ہیں، رسّہ لگانا، منجی لگانا یا سریہ لگانا، رُولا پھیرنا۔ یہ تو مختلف چیزیں ہیں۔ بہرحال رُولا پھیرنا جو ہے وہ لکڑی کا ایک رُولا ہوتا ہے، جو بڑا سارا اور کافی وزنی ہوتا ہے، وہ لٹا کے جسم پر پھیرا جاتا ہے۔ اور اسی طرح رسّہ باندھ دیا۔ پھر رسّہ باندھ کر گھسیٹتے رہے۔ اس کے علاوہ مسلسل جگائے رکھا اور جب آنکھ بند ہونے لگتی تو مجھے حوالات سے باہر نکال کے مارنا شروع کر دیتے۔ وہاں ایک نامی گرامی بدمعاش تھا اور نامی ڈاکو اور چور ہے۔ کہتے ہیں وہ بھی ساتھ تھا۔ پولیس کا ایک چھتر ہوتا ہے چمڑے کا ایک بہت لمبا سارا، اُس کو لگا کر مارتے ہیں۔ اُس کو اگر پانچ مارتے تھے تو ماسٹر صاحب کہتے ہیں مجھے پچیس مارتے تھے۔ ایک دفعہ طبیعت خراب ہوئی تو پھر ہرسہ شیخاں لے گئے جو وہاں قریب ایک گاؤں ہے، وہاں سے کچھ انجکشن لگوائے، کچھ دوائیاں دیں، پھر طبیعت سنبھلی تو پھر تشدّد کرنے لگ گئے اور یہ سب تھانیدار وغیرہ بیچ میں شامل تھے۔ غلیظ گالیاں بھی نکالتے رہے۔ کہتے تھے اب لندن سے بلواؤ جو تمہارے بڑے ہیں، اُن کو کہو وہ تمہیں چھڑوا لیں۔ ربوہ سے بلاؤ، پھر بزرگوں کو غلیظ گالیاں دیتے تھے۔ کہتے ہیں مجھے گالیاں سُن کے بڑی تکلیف ہوتی تھی۔ مار تو برداشت ہو رہی تھی لیکن گالیاں سننا مشکل تھا۔ کھانا بھی کبھی کبھار دیتے تھے۔ انہوں نے بتایا کہ ایسا تشدد اور ظلم کبھی نہ مَیں نے سنا اور نہ کبھی دیکھا ہے۔ مجھ میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ مَیں برداشت کر سکتا۔ مَیں دعائیں کرتا تھا کہ اللہ تعالیٰ مجھے تشدد سہنے کی، برداشت کرنے کی ہمت دے اور اللہ تعالیٰ نے پھر اپنے فضل سے ہمت دی کہ وہ اُس کو برداشت کر سکے۔ صدر عمومی صاحب نے مجھے لکھا کہ مَیں نے اُن کو کہا کہ انہوں نے اتنا کچھ تشدد کیا ہے، کچھ تو آپ سے لکھوا لیا ہو گا؟ کہتے ہیں کہ انہوں نے بڑے جذباتی انداز میں مجھے کہا کہ وہ تو مجھ سے ایک نقطہ بھی نہیں ڈلوا سکے۔

پس یہ ہے ایمان کو سلامت رکھنے والے اور سچائی پر قائم رہنے والے کی کہانی۔ اس عزم اور ہمت کے پیکر نے جان دے دی مگر جھوٹی گواہی نہیں دی۔ اللہ تعالیٰ نے جھوٹ کو بھی شرک کے برابر قرار دیا ہے۔ پس اس عظیم شہید نے ہمیں جہاں بہت سے سبق دیئے وہاں یہ سبق بھی دیا جو جماعت احمدیہ کے قیام کی بنیادی غرض ہے کہ توحید کے قیام کے لئے اپنی جان کی بھی کچھ پرواہ نہیں کرنی کیونکہ جھوٹ بھی شرک کے برابر ہے اور ہمارے سے شرک نہیں ہو سکتا۔

شہید مرحوم نے اپنے عہدِ بیعت کو بھی نبھایا اور خوب نبھایا۔ شہید مرحوم اگر اذیت کی وجہ سے پولیس کی من پسند سٹیٹمنٹ دے دیتے جیسا کہ وہ بتاتے رہے ہیں تو اس کے نتائج جماعت کے لئے مجموعی طور پر بھی بہت خطرناک ہو سکتے تھے۔ جس طرح مرزا غلام قادر شہید کو آلہ کار بنانا چاہا تھا، وہ تو ایک نام نہاد تنظیم یا دہشت گرد تنظیم نے بنایا تھا لیکن یہاں تو پولیس نے بنانا چاہا۔ اور کیونکہ ضلع کے جو بڑے پولیس افسران ہیں، وہ اس ظلم سے انکار ہی کر رہے ہیں اور اپنی معصومیت ظاہر کر رہے ہیں اس لئے یہ بھی بعید نہیں کہ اُن کو بائی پاس کر کے چھوٹے افسران کے ذریعہ سے حکومتی لیول پر اوپر سے کوئی حکم آتے رہے ہوں۔ اعلیٰ حکام بعض دفعہ ہدایات دیتے رہتے ہیں اور جنرل ضیاء الحق کے زمانے میں ضیاء صاحب خود تھانیدار کو فون کر سکتے تھے تو یہاں بھی ایسا ہی ہو سکتا ہے جہاں صوبائی حکومت بھی ہمارے خلاف ہے۔ اب جب ان پولیس افسران کے خلاف پرچہ کی کوشش ہو رہی ہے

تو حکام بالا کی طرف سے صلح صفائی کے لئے دباؤ بھی ڈالا جارہا ہے کہ صلح کرلو۔ گو پاکستان میں مجرم جو ہیں وہی صاحبِ اقتدار بھی ہیں اور انصاف کی امید بظاہر نہیں ہے لیکن قانون کے اندر رہتے ہوئے جماعت تمام ذرائع استعمال کر رہی ہے اور انشاء اللہ کرے گی۔ بہرحال اگر یہ کسی قسم کی تحریر جو پولیس کی پسند کی تھی اُس پر دستخط کر دیتے تو یہ بہت خطرناک ہوسکتا تھا۔ قتل کے جھوٹے مقدمے میں جیسا کہ مَیں نے بتایا مرکزی عہدیداران کو گرفتار کرنا تھا۔ مرکزی دفاتر پر پابندی ہوسکتی تھی۔ جماعت کی تعلیم اور کوششوں کو کہ ہم امن پسند جماعت ہیں بدنام کرنے کی کوشش ہوسکتی تھی۔ اور بھی بہت ساری ایسی باتیں ہوسکتی تھیں جن سے جماعت کو نقصان پہنچتا۔ نہ صرف ملکی طور پر بلکہ بین الاقوامی طور پر بھی۔ بہرحال انہوں نے ایک مکر کرنے کی کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے مخلص کے ذریعہ جو عام زندگی میں انتہائی نرم دل تھا، جس کو اس قسم کی سختیوں کا تصور بھی نہیں تھا، اُس کے ذریعے سے ان کے مکر کو توڑا اور وہ ان کے جھوٹوں اور مکروں کے سامنے ایک مضبوط چٹان کی طرح کھڑا ہوگیا اور جماعت پر آنچ نہیں آنے دی۔

پس اے قدوس! ہم تجھے سلام کرتے ہیں کہ تُو نے اپنے آپ کو انتہائی اذیت میں ڈالنا تو گوارا کرلیا لیکن جماعت کی عزت پر حرف نہیں آنے دیا۔ تُو نے اپنی جان دے کر جماعت کو ایک بہت بڑے فتنے سے بچالیا۔ پس ماسٹر عبدالقدوس ایک عام شہید نہیں ہیں بلکہ شہداء میں بھی ان کا بڑا مقام ہے۔ اس عارضی دنیا سے تو ایک دن سب نے رخصت ہونا ہے، لیکن خوش قسمت ہیں ماسٹر عبدالقدوس صاحب جن کو خدا تعالیٰ نے زندہ کہا ہے۔ اور وہ ایسے رزق کے پانے والے بن گئے ہیں جو دنیاوی رزقوں سے بہت اعلیٰ و ارفع ہے۔ جس جماعت اور جس مقصد کی خاطر انہوں نے قربانی دی ہے اُس کے بارے میں حقیقی خوشخبریوں کا پتہ تو انہیں اُس جہان میں جاکر چلا ہوگا۔ لیکن شہید مرحوم ہمیں جو سبق دے گئے ہیں ہمیں اُسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْل۔ کہ ہمیں اللہ کافی ہے اور کیا ہی اچھا کارساز ہے۔ پس جیسے بھی حالات گزر جائیں اللہ تعالیٰ کا دامن نہ چھوڑنا۔ یہ سبق انہوں نے دیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بھی اس طرح بیان فرمایا ہے کہ دنیا والے تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے اگر اللہ تعالیٰ سے تمہارا مضبوط تعلق ہے۔

یہ لوگ جو اپنے زُعم میں احمدیوں کو گالیاں نکال کر حضرت مسیح موعود کے متعلق نازیبا الفاظ کہہ کر ہمارے دلوں کو چھلنی کرتے ہیں، اذیتیں دے کر خوش ہوتے ہیں، ایک دن انشاء اللہ آنے والا ہے جب خدا تعالیٰ ان میں سے ایک ایک سے حساب لے گا۔

شہید مرحوم احمدیوں کے لئے جو پاکستان میں رہنے والے ہیں بالعموم اور اہلِ ربوہ کے لئے بالخصوص یہ پیغام بھی چھوڑ کر گئے ہیں کہ قانون کا احترام اور حکومتی کارندوں کا احترام بیشک ہر احمدی کا فرض ہے لیکن کسی بھی انسان سے چاہے وہ کتنا ہی بڑا پولیس اہلکار ہو یا افسر ہو، خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چاہے جو ظلم بھی وہ ہم پر روا رکھے ایک احمدی کو اگر خوف ہونا چاہئے تو صرف ایک ہستی کا اور وہ خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔

پولیس اہلکاروں کا زور صرف قانون کا احترام کرنے والوں پر چلتا ہے۔ دہشتگردوں کے سامنے، (-) کے سامنے، جس نے توڑ پھوڑ اور شدت پسندی کرنی ہے، جس نے ان کا مقابلہ کرنا ہے، جس نے ان کو آگے سے بموں سے اڑانا ہے، اُن کے سامنے تو ان کی گھگھی بندھ جاتی ہے۔

گزشتہ دنوں غیر از جماعت دوستوں سے، جو مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے تھے، ایک مجلس ہوئی تو ایک صاحب مجھے کہنے لگے کہ آپ کی جماعت کی ایک خصوصیت ہے کہ ہر ایک نے عہدِ بیعت کیا ہوا ہے۔ اور جو آپ اُنہیں کہیں وہ مانتے ہیں اور ماننے کو تیار ہوجاتے ہیں، تو پاکستان کے حالات کے بدلنے میں آپ لوگ کوئی عملی قدم کیوں نہیں اُٹھاتے۔ انہیں مَیں نے بتایا کہ سیاسی نظام کا حصہ تو ہم نہیں بن سکتے۔ کیونکہ قانون احمدی کو کہتا ہے کہ سیاست میں آنے کے لئے پہلے اپنے آپ کو غیر مسلم کہو، پھر جمہوری نظام کا حصہ بنو جس میں ووٹ ڈالنے کا حق ہے اور یہ ہم کبھی نہیں کریں گے، ہم کر نہیں سکتے۔ دوسرے سڑک پر اپنی طاقت کا اظہار ہے یا شدت پسندی ہے، یا دہشتگردی ہے، ہم نے یہ بھی نہیں کرنی کیونکہ ہم قانون کے پابند لوگ ہیں اور یہی ہم نے اس زمانے کے ہادی کو مان کر سیکھا ہے اور جو صحیح (دینی) تعلیم ہے اس سے بھی ہم دُور نہیں جاسکتے۔ پس حکومتی ادارے تو اُن کا ساتھ دیتے ہیں جو شدت پسند ہیں یا اُن سے ڈرتے ہیں جو شدت پسند ہیں، جن کی سڑک کی طاقت ہے، جو سڑکوں پر آجاتے ہیں۔ اسی طرح سیاستدان بھی اُنہی کی سنتے ہیں تبھی تو احمدیوں کو اُن کے جائز حقوق سے بھی محروم کیا جاتا ہے۔ مَیں نے اُن کو کہا کہ جہاں تک بیعت کا تعلق ہے، یہ بیعت ہی تو ہے جس کی وجہ سے خاموشی سے احمدی اپنی جان مال کی قربانیاں دیتے چلے جارہے ہیں اور کوئی قانون ہاتھ میں نہیں لیتے۔ لیکن بہرحال ایک وقت انشاء اللہ آئے گا جب یہی لوگ احمدیوں کی عزت اور احترام کرنے پر مجبور ہوں گے۔ گو آج ہمیں ظلموں کا نشانہ بنایا جارہا ہے لیکن خدا تعالیٰ کے ہاں اندھیر نہیں۔ ہاں شاید کچھ دیر اور مہلت اُن کو مل جائے۔ پس صرف خدا تعالیٰ کے آگے جھکیں، اُس سے مدد طلب کریں اور اللہ تعالیٰ کی غالب تقدیر کا انتظار کریں۔

عزیزم قدوس شہید کے معاملے میں بعض پولیس افسران نے کہا تو ہے کہ ذمہ داروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی لیکن دوسری طرف دباؤ بھی ڈالا جارہا ہے۔ اللہ کرے کہ ان کی انصاف کی آنکھ روشن ہوجائے۔ ابھی تو یہ کہا جاتا ہے کہ ظلم و بربریت گو حکومتی اہلکاروں نے کیا ہے لیکن یہ اُن تک محدود ہے اور جب یہ شور پڑا تو اب یہ کہنے لگ گئے ہیں کہ حکومت کا یا افسران کا اس میں کوئی دخل نہیں۔ لیکن اگر انصاف نہ کیا گیا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پوری حکومتی مشینری اس حکومتی دہشتگردی میں شامل تھی۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا خدا تعالیٰ کے ہاں شاید دیر تو ہو اندھیر نہیں ہے اور یقیناً یہ لوگ اپنے عبرتناک انجام کو پہنچیں گے۔ جماعت کو نقصان پہنچانے کی ان کی جو حسرت و خواہش ہے، اُس میں یہ کبھی کامیاب نہیں ہوسکتے۔ جماعت انشاء اللہ تعالیٰ ترقی کرتی چلی جائے گی۔ احمدیت کا دو صد ممالک میں پھیل جانا انہی جانی قربانی کرنے والوں کی قربانیوں کا نتیجہ ہے۔ پس احمدیوں کو ہر قربانی کے نتیجے میں اس بات پر اور زیادہ پختہ ہونا چاہئے کہ یہ ہماری ترقی کے دن قریب کر رہی ہے۔ جتنی بڑی قربانی ہے اتنی زیادہ جلد اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی امید ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس وعدے کو یاد رکھیں کہ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَا تَهِنُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (–) (اٰل عمران: 140)۔ اور تم کمزوری نہ دکھاؤ، نہ غم کرو۔ اور تم ہی بالا ہوگے اگر تم مومن ہو۔ پس اپنے ایمانوں کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے۔

پس ہر شہادت ہر قربانی ہمارے ایمان میں ترقی کا باعث بنی چاہئے اور پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل انشاء اللہ تعالیٰ کس طرح نازل ہوتے ہیں۔ صبر، ہمت اور دعا سے کام لیتے چلے جائیں۔

بعض لوگ مجھے لکھ دیتے ہیں کہ صبر اور دعا کے علاوہ بھی کچھ کرنا چاہئے۔ مَیں پہلے بھی بتاتا رہتا ہوں اور بتا بھی آیا ہوں اور ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ صبر اور دعا ہی ہمارے ہتھیار ہیں۔ اس کا صحیح استعمال ہر احمدی کرے تو پھر دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کس تیزی سے نازل ہوتے ہیں۔ ابھی بھی اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں اور ہماری دعاؤں سے کہیں زیادہ بڑھ کر پھل ہمیں عطا فرما رہا ہے۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم مغموم ہوں یا بے دل ہوں۔ بظاہر دشمن کے بھی خوفناک منصوبے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَلَا تَحْزَنُوْا۔ غم نہ کرو۔ انشاء اللہ تعالیٰ دشمن کے منصوبے ہوا ہوجائیں گے۔ دشمن کی حسرت کبھی پوری نہیں ہوگی کہ وہ جماعت کو ختم کر سکے۔ ہاں ان لوگوں کے کونے آہستہ آہستہ کٹتے رہیں گے اور کٹ رہے ہیں اور ان میں سے ہی سعید فطرت جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے چلے جائیں گے۔ پس ہر قربانی ہمیں اس طرف توجہ دلاتی ہے اور دلانی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اقلیت کو اکثریت میں بدلنے کے لئے ہم سے ایک اور چھلانگ لگوائی ہے۔ اور قدوس شہید جیسی قربانیاں تو سینکڑوں چھلانگیں لگوانے کا باعث بنتی ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ بنیں گی۔ ہمارا ردِعمل نہ مایوسی ہے، نہ شدت پسندی۔ ہمیں حضرت مسیح موعود سے کئے گئے اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر کامل یقین ہے بلکہ ہم پورا ہوتے بھی دیکھ رہے ہیں۔ آپ کو اور آپ کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے صبر اور دعا کے ساتھ اپنا کام کرتے چلے جانے کے لئے کہا ہے اور پھر کامیابی مقدر ہونے کا وعدہ کیا ہے۔ پس کون ہے جو ہمارے سے ہماری اس تقدیر کو چھین سکے جس کا خدا تعالیٰ نے فیصلہ کرلیا ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہئے کہ ہماری بے صبری، ہمارے ایمان کی کمزوری ہم سے اُن کامیابیوں کو دور نہ کر دیں جو مقدر ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جماعت احمدیہ نے ملک کے بنانے میں بھی اور اس کی تعمیر و ترقی میں بھی کردار ادا کیا ہے۔ اور قربانیاں بھی دی ہیں۔ آج بھی ملک کو احمدیوں کی دعائیں ہی بچا رہی ہیں اور بچا سکتی ہیں۔ ہم اپنے بڑوں کی قربانیوں کو جو انہوں نے ملک کے لئے دیں ان دکھوں، تکلیفوں اور شہادتوں کی وجہ سے ضائع نہیں کریں گے۔ انشاء اللہ۔

پس ان ظلموں کو ختم کرنے کا ایک ہی علاج ہے۔ اس ملک کو بچانے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ

پہلے سے زیادہ خداتعالیٰ کے حضور جھک کراُس کافضل مانگیں۔ہم مظلوم بننے کے ساتھ اگر پہلے سے بڑھ کرتقویٰ، صبر، توکّل، ثباتِ قدم، دعا اور استغفار سے کام لیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ فتح کے نظارے جلدتر دیکھیں گے۔ اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو اور ہم پاکستان اور دوسرے (-) ممالک سے دین کے نام پرظلم اور ہر قسم کے ظلم کوجلدتر ختم ہوتا دیکھیں۔

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں کہ:

''ماموریناوراُن کی جماعت کوزلزلے آتے ہیں۔ ہلاکت کا خوف ہوتا ہے۔طرح طرح کے خطرات پیش آتے ہیں۔ 'کُذِبُوْا' کے یہی معنے ہیں۔دوسرے ان واقعات سے یہ فائدہ ہے کہ کچّوں اور پکّوں کاامتحان ہوجاتا ہے۔کیونکہ جوکچّے ہوتے ہیں ان کا قدم صرف آسودگی تک ہی ہوتا ہے۔ جب مصائب آئیں تو وہ الگ ہوجاتے ہیں۔ میرے ساتھ یہی سنت اللہ ہے کہ جب تک ابتلا نہ ہوتو کوئی نشان ظاہر نہیں ہوتا۔خدا کا اپنے بندوں سے بڑا پیار یہی ہے کہ ان کوابتلا میں ڈالے جیسے کہ وہ فرماتا ہے:وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ(-) (البقرۃ:156-157)یعنی ہرایک قسم کی مصیبت اور دکھ میں ان کا رجوع خداتعالیٰ ہی کی طرف ہوتا ہے۔خداتعالیٰ کے انعامات انہی کو ملتے ہیں جواستقامت اختیار کرتے ہیں۔خوشی کے ایام اگرچہ دیکھنے کولذیذ ہوتے ہیں مگر انجام کچھ نہیں ہوتا۔رنگ رلیوں میں رہنے سے آخر خدا کا رشتہ ٹوٹ جاتا ہے۔خدا کی محبت یہی ہے کہ ابتلا میں ڈالتا ہے اوراس سے اپنے بندے کی عظمت کوظاہر کرتا ہے۔مثلاً کسریٰ اگرآنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گرفتاری کاحکم نہ دیتا تو وہ معجزہ کہ وہ اسی رات مارا گیا کیسے ظاہر ہوتا۔اوراگر مکّہ والے لوگ آپؐ کو نہ نکالتے تو ''فَتَحْنَالَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا (الفتح:2)'' کی آواز کیسے سنائی دیتی۔ ہرایک معجزہ ابتلا سے وابستہ ہے۔غفلت اور عیاشی کی زندگی کوخدا سے کوئی تعلق نہیں ہے۔کامیابی پرکامیابی ہوتو تضرع اور ابتہال کا رشتہ تو بالکل رہتا ہی نہیں ہے۔حالانکہ خداتعالیٰ اسی کو پسند کرتا ہے۔اس لیے ضرور ہے کہ دردناک حالتیں پیدا ہوں''۔

(ملفوظات جلدنمبر 3صفحہ587-586۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کے ایمان میں ترقی عطا فرمائے اور عطا فرماتا چلا جائے اور ہمیں فتح اور نصرت کے نظارے بھی جلد دکھائے۔ان قربانیوں کوقبول فرمائے اورشہید مرحوم کے بھی درجات بلند سے بلندتر فرماتا چلا جائے۔ جمعہ کی نماز کے بعدمَیں انشاء اللہ تعالیٰ شہید کا جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

ان کےمختصرکوائف بھی بیان کردیتا ہوں۔

ان کے والد کا نام میاں مبارک احمد صاحب ہے۔ان کا تعلق سیالکوٹ سے ہے۔ان کے خاندان میں احمدیت کانفوذ آپ کے پڑدادا مکرم میاں احمد یار صاحب کے ذریعے ہوا جو فیروز والا، گوجرانوالہ کے رہنے والے تھے۔انہوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی اور (رفیق) کہلائے۔اسی طرح آپ کی پڑدادی محترمہ مہتاب بی بی صاحبہ بھی حضرت مسیح موعودکی (رفیق) تھیں۔ ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید 1968ء میں پیدا ہوئے۔پیدائشی احمدی تھے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔شہادت کے وقت آپ کی عمر 43 سال تھی۔آپ نے ایف اے تک تعلیم حاصل کی۔ پھر پی ٹی سی کا کورس کیا اور ٹیچر لگ گئے۔ ماسٹر صاحب شہید کی شادی 1997ء میں روبینہ قدوس صاحبہ بنت مکرم ماسٹر بشارت احمد صاحب امیر پارک گوجرانوالہ سے ہوئی۔ جیسا کہ مَیں نے بتایا کہ آپ سکول ٹیچر تھے۔تقریباً بیس سال کی سروس تھی۔ گورنمنٹ سکول ٹیچر تھے لیکن ربوہ میں ہی دارالصدر شمالی میں پڑھاتے رہے۔آپ کے ساتھی اساتذہ کے مطابق آپ کا شمار نہایت محنتی اور دیانتدار اساتذہ میں ہوتا تھا۔محلّہ نصرت آباد میں رہائش سے قبل محلہ دارالرحمت شرقی میں رہائش پذیر تھے۔محلّہ دارالرحمت شرقی میں انہیں اطفال الاحمدیہ کے دور میں مجلس کے کاموں میں بڑھ چڑھ کرحصہ لینے کی توفیق ملی۔ پانچویں کلاس میں زیرِتعلیم تھے جب سے جماعتی خدمات بجا لا رہے تھے۔مجلس خدام الاحمدیہ میں بطور منتظم اطفال، بعدازاں دس سال تک زعیم حلقہ کے عہدے پر فائز رہے۔ 1994ء میں نصرت آباد شفٹ ہوئے،تو یہاں بھی فوری طور پر جماعت کے کاموں میں شامل ہوگئے اور خدمت کی توفیق پائی۔محلّہ نصرت آباد میں زعیم حلقہ اور مجلس صحت کے زیرِانتظام شعبہ کشتی رانی کے انچارج تھے۔کشتی رانی اور سوئمنگ بھی ان کو بڑی اچھی آتی تھی۔ اڑھائی سال قبل صدرمحلّہ منتخب ہوگئے تھے۔بطور صدرمحلّہ بڑے احسن رنگ میں خدمات بجالا رہے تھے۔آپ کے محلے کے احباب کے مطابق شہید مرحوم بہت زیادہ حسنِ سلوک سے پیش آنے والے اور بلند حوصلے کے مالک تھے۔ان کے ساتھ اگر کوئی شخص سخت لہجے میں بھی، سخت الفاظ میں بھی بولتا تو اس بات کوہنس کرٹال دیا کرتے تھے۔عہدے داروں کوبھی یادرکھنا چاہئے کہ یہی رویہ ہر عہدے دار کا ہونا چاہئے۔آپ کومجلس خدام الاحمدیہ کے شعبہ حفاظت مرکز میں بھی ایک لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔2002ء سے شہادت تک حفاظت مرکز کے تحت علوم ب کے انچارج رہے۔ تمام ڈیوٹی دہندگان اور کارکنان کے ساتھ انتہائی شفقت سے پیش آیا کرتے تھے۔اگر دیر تک ڈیوٹیاں ہیں تو اُن کے کھانے پینے، چائے وغیرہ کے انتظام کرنا اور خود جاکر پہنچانا ان کا معمول تھا، خدام ان سے بڑے خوش تھے۔ ماسٹر عبدالقدوس صاحب شہید نہایت اچھے اور خوش مزاج طبیعت کے مالک تھے۔خدمتِ خلق کا جنون کی حدتک شوق تھا۔دریائے چناب میں جب کبھی کوئی ڈوب جاتا تو احمدی یا غیراحمدی کا فرق کئے بغیر اُس کی لاش تلاش کرنے میں اپنے ساتھیوں کی نگرانی کرتے ہوئے دن رات محنت کرنے لگ جاتے، اوراُس وقت تک چین سے نہیں بیٹھتے تھے جب تک کہ نعش کوتلاش نہ کرلیں۔بچپن سے وفات تک مختلف جماعتی عہدوں پر کام کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ شہید مرحوم اطاعت اور فرمانبرداری کا ایک نمونہ تھے اور جماعتی عہدیداران کی عزت واحترام کا بہت زیادہ خیال رکھنے والے تھے۔طالب علمی کے دَور سے ہی اُنہیں ورزشی مقابلہ جات میں حصہ لینے کا بہت شوق تھا۔کبڈی، ہاکی، فٹ بال، کرکٹ وغیرہ کے اور کشتی رانی کے اچھے پلیئر تھے۔ڈیوٹی دینے کے دوران مَیں نے دیکھا ہے، میرے ساتھ بھی انہوں نے ڈیوٹیاں دی ہیں کہ کبھی سامنے آ کر ڈیوٹی دینے کا شوق نہیں تھا۔کوئی نام و نمود نہیں تھی۔ بڑھ بڑھ کے آگے آنے کا بعضوں کوشوق ہوتا ہے۔باوجود انچارج ہونے کے پیچھے رہتے تھے، اوراپنے ماتحتوں کوآگے رکھتے تھے۔ان کی والدہ محترمہ کی خواہش تھی کہ جامعہ میں جائیں لیکن بہرحال وہ خواہش پوری نہیں ہوسکی۔مرحوم کی اہلیہ محترمہ نے بیان کیا کہ شہید نہایت ملنسار، محبت کرنے والے، شاکر، ہمدرد اور دعاگو انسان تھے۔ہم سب کا بہت خیال رکھتے تھے اور ہمارے ساتھ سخت رویہ کبھی نہیں اپنایا۔باوجود تکلیف اور مشکل کے عزیزوں کی خوشیوں میں شامل ہوتے تھے۔شہادت سے ایک روز قبل بچوں کوصبر، ہمت اور خلافت سے وابستگی کی تلقین کی۔اللہ کرے یہ ان کی نسلوں میں جاری رہے۔ بلکہ ان کی اہلیہ نے جوخط مجھے لکھا اس میں انہوں نے لکھا کہ میرے میاں اکثر مجھے یہ کہا کرتے تھے۔''فیر میں تینوں یاد آواں گا'' یعنی ان کو پہلے کچھ اپنے بارے میں تھا اور آخری لمحات میں بھی یہی نصیحتیں کیں کہ میری والدہ کا خیال رکھنا، بچوں کا خیال رکھنا۔تو یہ اُن کوتو خیر یاد آئیں گے ہی آئیں گے لیکن قدوس شہید سے ہمیں بھی یہ وعدہ کرنا چاہئے اور اہلِ ربوہ کوبھی کہ ہم احسان فراموش نہیں ہیں۔یقیناً انہوں نے جماعت پر بہت زیادہ احسان کیا ہے اور محسنوں کو جماعت کبھی بھلایا نہیں کرتی۔ہمیں بھی وہ انشاء اللہ ہمیشہ یادرہیں گے۔فون پر میری ان کی والدہ سے بھی اور بچوں سے بھی بات ہوئی تھی، والدہ بوڑھی لیکن بڑی پُرعزم ہیں۔اورکوئی غم نہیں تھا۔ بچے ماشاء اللہ اپنے غم کی بجائے میرا حال پوچھ رہے تھے۔اسی طرح اہلیہ سے بات ہوئی۔ وہ بھی بڑی صابروشاکر تھیں۔اللہ تعالیٰ ان سب کوصبر کی توفیق عطا فرمائے اور خود ان کا حافظ وناصر ہو۔ والدین بوڑھے ہیں۔ان کے والد تو یہاں ہالینڈ میں ہی رہتے ہیں لیکن والدہ وہاں، ان کے ساتھ، قدوس کے ساتھ ہی رہتی تھیں۔اسی طرح ان کی اہلیہ ہیں جیسے مَیں نے بتایا۔اس کے علاوہ ایک بیٹا عبدالسلام چودہ سال کا ہے جو آٹھویں کلاس کا طالبعلم ہے۔عبدالباسط تیرہ سال کا ساتویں کلاس میں ہے، عبدالوہاب پانچ سال کا پہلی کلاس میں اور ایک بیٹی عطیۃ القدوس ہے دس سال کی جو چوتھی میں ہیں۔اللہ تعالیٰ ان سب بچوں کا بھی حافظ وناصر ہو۔ابھی نمازِ جمعہ کے بعد انشاء اللہ تعالیٰ ان کی نمازِ جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔

ہمت و جرأت کا راستہ

پیشِ نظر ہے بیعتِ صداقت کا راستہ
ہم نے چنا ہوا ہے سعادت کا راستہ

عبداللطیفؓ ہو کہ وہ عبدالقدوسؓ ہو
اپنا رہے ہیں ہنس کے شہادت کا راستہ

ہر شخص گھر سے نکلے پہن کر لباس صبر
ہر راستہ ہے اب تو اذیت کا راستہ

آساں ہے دنیا چھوڑنا اپنے لئے مگر
مشکل ہے چھوڑ دینا محبت کا راستہ

دیوارِ ظلم اونچی کہاں تک اٹھاؤ گے
اپناؤ اور شوق سے شدت کا راستہ

اوپر ہے ایک منصفِ اعلیٰ براجمان
ہم جانتے ہیں اس کی عدالت کا راستہ

مدعی ٹوٹے دل ہیں تو آنسو وکیل ہیں
اور راستہ ہے عدل و صداقت کا راستہ

قدسیؔ ہر ایک دور میں ثابت قدم رہے
ہے عہدِ بیعت ہمت و جرأت کا راستہ

عبدالکریم قدسیؔ

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

صنعتی نمائش و کیمپنگ

(مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی صادق)

۞ شعبہ صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ کے زیر اہتمام ماسٹر عبدالقدوس شہید کے نام سے موسوم صنعتی نمائش و کیمپنگ مورخہ 27 تا 29/اپریل 2012ء منعقد کی گئی۔ خدام نے دن رات محنت کر کے خیمہ جات کی تزئین و آرائش کی۔ اس نمائش کا افتتاح محترم طاہر جمیل بٹ صاحب مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ نے 27/اپریل کو بعد نماز جمعہ کیا۔ نمائش و کیمپنگ دیکھنے والے حاضرین کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک رہی۔ اختتامی تقریب مورخہ 29/اپریل کو بعد نماز مغرب و عشاء محلّہ کی بیت میں ہوئی۔ جس کے مہمان خصوصی مکرم اسفند یار منیب صاحب مربی سلسلہ تھے۔ انہوں نے اعزاز پانے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور نصائح سے نوازا۔ دعا کے ساتھ اس تقریب کا اختتام ہوا۔

ولادت

۞ مکرم محمد جمیل صاحب نائیس ٹیلرز فرحان مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم پروفیسر بشارت الٰہی جمیل صاحب ہیڈ ڈیپارٹمنٹ آف ہسٹری ایف سی کالج لاہور کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے مورخہ 9 مئی 2012ء کو دوسری بیٹی عطا کی ہے۔ نومولودہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام دانیہ جمیل عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ مکرم رشید احمد گھمن صاحب سیکرٹری رشتہ وناطہ ضلع لاہور و ڈپٹی جنرل مینیجر شاہ تاج شوگر ملز آف لاہور کی نواسی اور حضرت میاں فتح محمد صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و عافیت والی لمبی عمر عطا کرے اور سلسلہ کی خادمہ بنائے۔ آمین

مکرم بشارت الٰہی جمیل صاحب جی سی یو لاہور سے Ph.D کر رہے ہیں ان کی اعلیٰ تعلیمی کامیابیوں کیلئے بھی درخواست دعا ہے۔

درخواست دعا

۞ مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب زعیم مجلس انصاراللہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ گزشتہ تقریباً ایک سال سے دل کے تین والو بند ہونے کی وجہ سے علیل ہیں۔ دوائیوں سے علاج جاری ہے کبھی کبھی طبیعت خراب ہو جاتی ہے آجکل چکر آنے کی شکایت ہے کمزوری بھی کافی ہوگئی ہے۔ تقریباً 35 سال سے شوگر بھی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم فرماتے ہوئے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم زبیر ساجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے گردوں میں تکلیف ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، ویز بورڈ، لیمینیشن بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں
موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

ڈیلر: سی آر سی شیٹ اور کوائل
الرحیم سٹیل
139۔ لوہا مارکیٹ لنڈا بازار۔ لاہور
فون آفس: 042-7653853-7669818 فیکس: 042-7663786
Email:alraheemsteel@hotmail.com

حب سعال
کھانسی خشک ہو یا تر ہر دو میں مفید ہے۔
(چوسنے کی گولیاں)
قند شفاء
نزلہ، زکام اور فلو کیلئے انسٹنٹ جوشاندہ
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون 0476211538 فیکس 0476212382

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 0333-9797797, 047-6211399
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 047-6212399,0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک مدر ٹنکچرز سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔
رعایتی قیمت 25ML =/140 روپے 120ML =/500 روپے

GHP-403/GH	GHP-406/GH	GHP-419/GH	GHP-450/GH	GHP 455/GH	GHP-555/GH GHP-444/GH
جوڑوں کا درد، پٹھوں، کمر و اعصابی دردوں اور یورک ایسڈ کو خارج کرنے کی منفرد دوا ہے۔	گردے و مثانے کی پتھری اور پیشاب کی نالی کی پتھریوں کو خارج کرنے کی مخصوص دوا	بدہضمی۔ گیس تیزابیت، جلن، درد، معدہ و آنتوں کی سوزش کی مؤثر دوا	پراسٹیٹ غدود کی سوجن اور سوزش کی وجہ سے ہونے والی تکالیف کا شافی علاج	(گولڈ ڈراپس) ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن، غم کے بداثرات اور ہائی/لو بلڈ پریشر کیلئے مفید ترین دوا	مردانہ طاقت کیلئے لاجواب تحفہ دونوں ادویات ملا کر استعمال کریں

خبریں

مصر میں کئی عشروں سے نافذ ایمرجنسی ختم کر دی گئی

مصر میں کئی عشروں سے جاری ایمرجنسی ختم کر دی گئی۔ حکمران فوجی کونسل نے اس میں توسیع کا اعلان نہیں کیا، فوج نے اس موقع پر اپنے ایک بیان میں قوم کے تحفظ کا عزم ظاہر کیا ہے اور کہا ہے کہ ایمرجنسی کے خاتمے کے باوجود فوج اپنی قومی اور تاریخی ذمہ داریاں ادا کرتی رہے گی۔

500 پاکستانی کابل کے خرکار کیمپ میں بدستور قید

روزگار کیلئے دبئی لے جانے کے بہانے ایجنٹوں کے ہاتھوں فروخت ہونے والے 500 پاکستانی بدستور کابل کے خرکار کیمپ میں قید ہیں۔ اس انکشاف پر وزارت خارجہ نے نوٹس لیا ہے مگر اس کے باوجود ابھی تک افغانستان میں قید پاکستانیوں کی رہائی کیلئے اقدامات نہیں کئے گئے۔ سماجی تنظیموں نے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت ان کی رہائی کیلئے جلد اقدامات کرے۔

کساد بازاری اور مینٹل ہیلتھ

برطانیہ میں ملازمتوں اور مالی صورتحال پر پیدا ہونے والی پریشانیوں کے باعث چیریٹیز کی ہیلپ لائنز پر موصول ہونے والی کالز میں اضافہ ہوگیا۔ بی بی سی کے مطابق مینٹل ہیلتھ چیریٹی ''مائنڈ'' کا کہنا ہے کہ اس کی ہیلپ لائنوں پر موصول ہونے والی فون کالز میں اضافہ کساد بازاری کے آغاز سے ہوا ہے۔ چیریٹی پرائیڈوائزروں نے انکشاف کیا کہ 2008ء کے بعد سے پرسنل فنانس اور ملازمتوں کیلئے موصول ہونے والی کالز کی تعداد دگنی ہوگئی ہے۔ مجموعی طور پر تمام موضوعات پر ملنے والی کالز میں گزشتہ سال کی بہ نسبت 28 فیصد اضافہ ہوا۔

نجی کمپنی کا پہلا مشن خلا میں روانہ

واشنگٹن کی ایک نجی کمپنی ''سپیس ایکس'' نے اپنا پہلا مشن ''ڈریگن'' خلاء میں روانہ کر دیا جو بین الاقوامی خلائی سٹیشن کیلئے آدھا ٹن سازوسامان لے کر جائے گا۔ یہ کسی بھی نجی کمپنی کی جانب سے خلائی سازوسامان کی ترسیل کا پہلا موقع ہے۔ اس جہاز کو سپیس ایکس کے خود تیار کردہ راکٹ ''فیلکن 9'' کے ذریعے خلاء میں بھیجا گیا۔ یہ جہاز صرف سازو سامان سے لدا ہوا ہے اور اس میں کوئی فرد سوار نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ڈریگن جہاز ایک کیپسول کی شکل کا ہے۔ یہ پرواز فلوریڈا میں واقع ایئر فورس اسٹیشن سے مقامی وقت کے مطابق پونے چار بجے شروع ہوئی۔ یہ جہاز ابتدائی دس منٹ میں زمین سے تقریباً تین سو چالیس کلومیٹر کی بلندی پر پہنچ گیا۔ ڈریگن خلائی جہاز کو بین الاقوامی خلائی اسٹیشن تک پہنچنے میں چند روز لگیں گے۔ بین الاقوامی خلائی سٹیشن سے تقریباً ڈھائی کلومیٹر کی دوری پر پہنچ کر ڈریگن خلائی جہاز کو اپنی جہاز رانی اور زمین سے رابطے کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنا ہو گا، اگر یہ تجربات کامیاب رہے ڈریگن کو بین الاقوامی خلائی سٹیشن سے دس میٹر کے فاصلے پر لے جایا جائے گا جہاں خلاباز اسے ایک روبوٹک بازو کی مدد سے پکڑ کر خلائی اسٹیشن سے منسلک کر دیں گے ڈریگن سے پانچ سو کلوگرام کا سازوسامان اتار لیا جائے گا جس سے کھانے پینے کی اشیاء بھی شامل ہیں۔ تقریباً ایک ماہ بعد ڈریگن جہاز زمین پر واپس آ جائے گا۔

(بقیہ از صفحہ 1 جلسہ جرمنی)

اردو اور جرمن زبانوں میں تقاریر کیں۔ حاضرین جلسہ نے بہت ذوق وشوق اور توجہ سے جلسہ کی جملہ کارروائی سماعت کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے پُراثر اور قیمتی نصائح پر مشتمل خطابات سے نہ صرف حاضرین جلسہ بلکہ اکناف عالم میں پھیلے کروڑوں احباب جماعت نے استفادہ کیا۔ ایم۔ٹی اے انٹرنیشنل نے جلسہ کے تینوں دن کی کارروائی براہ راست نشر کی اور خصوصی پروگرامز بھی ٹیلی کاسٹ کئے۔ اللہ تعالیٰ جلسہ سالانہ کی تمام برکات وفیوض سے ہم سب کو وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 5 جون

طلوع فجر	3:33
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
غروب آفتاب	7:13

ربوہ آئی کلینک
اوقات کار برائے معلومات 9 بجے سے دوپہر 2 بجے تک
برائے رابطہ فون نمبر: 047-6214414
047-6211707-0301-7972878

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

تریاق بواسیر
بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

البشیرز
اب اور بھی سائنس ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج
جیولرز اینڈ بوتیک
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، ربوہ
0300-4146148
فون شوروم چنیوٹ
047-6214510- 049-4423173

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk, Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
(بالمقابل ایوان محمود ربوہ)
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
ٹریول انشورنس، ہوٹل بکنگ کی سہولت
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

فرنچائز
Vfone ptcl
DSL کی بکنگ کروائیں VFone موبائل میں بھی دستیاب
Brandband Vfone - EVO کے ساتھ ہر وقت ہر جگہ دوران سفر یا گھر پر MTA تیز ترین EVO انٹرنیٹ کی سہولت کے ساتھ
عبداللہ ٹیلی کام
نزد ناصر میڈیکل کمپلیکس جلال پور روڈ حافظ آباد
چوہدری اعجاز احمد (ایگزیکٹو)
0333-8277774
Office:054-7425557 Fax:054-7523391
Email:ejaz_abdullahtelecom@hotmail.com

فیبرکس گیلری
By Sahib Jee
گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
0092-47-6214300

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کیلئے رابطہ کریں۔
نیز زرعی رقبہ جات کی خرید وفروخت کا مرکز
علی اسٹیٹ
ALI TRADERS Exporter & Importer
0321-9425121 459-G4 جوہر ٹاؤن لاہور۔ پاکستان
03008425121 چیف ایگزیکٹو چوہدری محمود احمد
Tel+92-42-35290010-11 Fax:42-35290011
Email:alishahkarpk@hotmail.com

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار: موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای میل ایڈریس پر بھیجیں
E-mail:bilal@cpp.uk.net

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com

FR-10

ڈاؤلینس، پیل، ویوز، ہائر، سپر ایشیاء
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، مائیکروویو اوون کوکنگ رینج ٹیلی ویژن ایئر کولر
اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بازار سے بارعایت خرید فرمائیں
خوشخبری لاہور میں کسی بھی جگہ موبائل ٹاور ہو یا نہ ہو۔ مکمل/-3000 روپے میں MTA چالو کروائیں
2 فٹ ڈش فری ہوم ڈیلیوری
فخر الیکٹرونکس
طالب دعا: افتخار انور، شیخ انوار الحق
1۔ لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
042-37223347,37239347,37113346,0300-9403614